یورپ میں بہت روشنیٔ علم وہنر ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
رعنائیٔ تعمیر میں، رونق میں صفا میں
گرجوں سے کہیں بڑھ کے ہیں بنکوں کی عمارات
ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات
یہ علم، یہ حکمت، یہ تدبّر، یہ حکومت
پیتے ہیں لہو، دیتے ہیں تعلیمِ مساوات!

سودی ذہنیت کی ہی وہ بربادی تھی جس کے متعلق قرآن نے جھنجھوڑ کر کہا کہ مالِ حلال کا وہ سیدھا سادہ معاملہ تم جیسے عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اس زعمِ باطل کا شکار ہو چکے ہو کہ اس ظاہری گنتی کے بڑھ جانے سے تمہارا مال بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہی ظاہری اضافہ تو وہ حقیقی خسارہ ہے جو مسلسل تمہاری ہلاکت و بربادی کا سامان فراہم کر رہا ہے: وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ (الرّوم آیت ۳۹) ترجمہ:۔ "اور جو سود تم دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو حالانکہ خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی" اور یہی سود ہی تو دراصل وہ اندھے کی لکڑی ہے جو ؏

"قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے"

کے مصداق انسان کو تنگ دل بنا کر اُسے دوسرے انسان کے حق میں بھوکا بھیڑیا اور خونخوار درندہ بنا دیتا ہے۔ اس حقیقت کی گرہ کشائی اقبال اپنے ایک فارسی شعر میں کس خوش اسلوبی سے کرتا ہے کہ ؎

از ربا جاں تیرہ، دل چوں خشت وسنگ
آدمی درندہ بے دندان و چنگ

ترجمہ:۔ "ربا یعنی سود سے انسان کی روح تاریک اور دل اینٹ پتھر کی طرح

(باقی صفحہ ۵۶ پر)

© rasailojaraid.
© rasailojaraid.
© rasailojaraid.

بعثتِ انبیاء و رسل کا اساسی مقصد ——

بعثتِ محمدی کی تمامی و تکمیلی شان —— نیز

انقلابِ نبوی کا اساسی منہاج ——

ایسے اہم موضوعات پر

ڈاکٹر اسرار احمد

کی

حد درجہ جامع تصنیف

نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت

کا مطالعہ کیجیے

اشاعتِ خاص (اعلیٰ سفید کاغذ مجلد) ۲۰/- روپے

اشاعتِ عام (نیوز پرنٹ غیر مجلد) ۸/- روپے

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶ - کے ماڈل ٹاؤن لاہور - ۱۴ فون ۸۵۶۰۰۳

© rasailojaraid.c
© rasailojaraid.c